

ذاریات میں تین، الحجر، النحل اور الطارق میں دو دو ظاہر قسمیں ہیں باقی تیس سورتوں میں ایک ایک مرتبہ یہ قسم آئی ہے، کئی سورتوں میں قسموں کی تعداد چونتیس ہے جبکہ مدنی سورتوں میں سے صرف النساء اور الاحقاف میں قسمیں آئی ہیں، نیز مظاہر کائنات کی زیادہ تر قسمیں ابتدائی مہذبوت میں نازل شدہ سورتوں میں ہیں اور یہ بھی کہ سورتوں کے درمیان میں قسموں کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔

بہر حال اقسام القرآن کے مؤلف نے کم و بیش ۴۰ تفسیری کتب کے علاوہ بیسیوں آخر فنون و علوم کے اقوال اور آخر فقہاء، محدثین کی تصنیفات و توفیحات سے اپنی کتاب کو حسین سے حسین تر بنایا ہے موصوف جامد اسلام، اشاعت الاسلام، عارف والا کے مدیر ہیں، مشغلہ چونکہ تدریس ہے اس لیے انداز تحریر بھی مدرسات اور سادہ و سلیس ہے مگر تحقیق واقعی ائین ہے، حمد کا فقر پر طاعت ہوئی ہے تاہم نکتہ ایجابی جاؤں نظر ہے، اہل علم اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

## التفسیر، اہل علم کی نظر میں

استاذ العلماء مولانا جمیل احمد نعیمی

عزیز علیک ڈاکٹر حافظ محمد عظیم علی حفظہ اللہ الوکیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام سنون و دعائے مقرون، معلوم ہو کہ آپ کا موقر و وقیع علمی و تحقیقی عملہ "سہ ماہی التفسیر" باقاعدگی سے احقر کو موصول ہوتا رہتا ہے۔ مختلف اہل علم کے علمی، تحقیقی اور تخلیقی مضامین پڑھ کر آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب حبیب ﷺ کے صدقے نظر بد سے محفوظ رکھے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری و ساری رہے۔ (امین) پرچوں کا جاری کرنا بھی ایک امر دشوار ہے، لیکن جاری کرنے کے بعد اس سلسلے کو قائم و دائم رکھنا بھی ایک جہاد سے کم نہیں ہوتا۔ اس مرتبہ کے شمارے (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۷ء) میں یہ پڑھ کر بے حد رنج و افسوس ہوا کہ تادم و محترم مولانا حافظ محمود الحسن علیہ الرحمۃ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولائے کریم اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو اور ان کی صاحبزادی کو صبر جمیل اور اجر جمیل مرحمت فرمائے۔ (امین ثمین) آپ نے اور محترم محمد اعظم سعیدی نے جس سچے سچے اور پرمغز انداز میں اُنٹن خزانہ حسین پیش کیا ہے وہ بھی قابل صد تعریف ہے۔

سال ۲۰۰۷ء ہمارے لئے کسی طرح عام الخزن سے کم نہیں رہا۔ اس سال قبلہ حافظ صاحب مرحوم و مقبور ہی نہیں اور بھی کئی اور باب علم و فضل اور اصحاب زہد و تقویٰ ہمیں داغ و مفارقت دے گئے۔ ان میں چند نمایاں نام حسب ذیل شخصیات کے بھی آتے ہیں:

۱۔ صدر العلماء شیخ الحدیث علامہ حسین رضا خاں (علیہ رضی اللہ عنہما)

۲۔ محقق دوا اور کتب کثیرہ کے مصنف علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

۳۔ خطیب شریں خاں، سلطان الواظمین مولانا ابوالنور محمد بشر سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

مخدوم و محترم حافظ محمود الحسن علیہ الرحمۃ سے احقر کے درمیان مراسم تھے۔ ۱۹۶۹ء انجمن طلبائے اسلام کے سلسلے میں جب احقر نے اپنے چند اصحاب کے ساتھ سندھ اور پنجاب کا دورہ کیا تو اس دورے میں جبکہ آباد میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ قبلہ حافظ صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ جن میں مفتی سید شہادت علی قادری، مفتی ذیاب الرحمن، مولانا اقبال حسین نسیمی اور یہ فقیر ہوتا تھا۔ حافظ صاحب کو مسرور و سرگرم و توجہ میں ہمیشہ شاداں و فرحاں پایا۔ کلمات حمد و شکر موصوف کی زبان پر ہمیشہ جاری رہتے تھے۔ قبلہ حافظ صاحب واقعی باغ و بہار شخصیت تھے۔ خود بھی ہنستے اور دوسروں کو بھی ہنساتے رہتے تھے۔ وقت کی قلت کے پیش نظر انہی الفاظ پر یہ فقیر اپنے خط کو ختم کرتے ہوئے حافظ صاحب کو ان الفاظ کے ساتھ محبت و مخلصوں کا خراجِ حسین پیش کرتا ہے۔ موقع ملا تو پھر کسی وقت اپنی تین پینتیس سالہ رفاقت کو قلمبند کرے گا۔

دو لوگ ہم نے ایک ہی شوقی میں کھو دیے

دھوڑا تھا آسمان نے جنہیں خاک چھان کر

جمیل امجدی

استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

دارالعلوم نعیمیہ، بلاک ۱۵، فیڈرل ٹی ایریا۔ کراچی

### ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی

محرمی جناب پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد کبیل اوج

مدیر اعلیٰ "سماہی التفسیر" کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے مجلہ کے تازہ شمارے (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۷ء) میں آپ کا مضمون "مضمین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح" سامنے نکلا ہے اور میں ہوں۔ قرآن حکیم ہی کی روشنی میں آپ نے جو نکات اٹھائے ہیں اور جن نئی جہتوں کو کھدی اور خوبصورتی سے متعارف کرایا ہے، چڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم پر آپ کی نظر بہت گہری اور مطالعہ کافی عمیق و وسیع ہے۔ بلاشبہ آپ نے پوری جاہلیت کے ساتھ ایک پر مغز مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ اللہ کے نزدیک قلم آور زیادہ۔ تبصرے کے طور پر قلم برداشت چند خطوط

پیش خدمت ہیں۔ مناسب معلوم ہوا تو اپنے مجلے کے صفحات پر جگہ دے کر اپنے قارئین کے مطالعہ کے لئے انہیں پیش فرمادیں۔

آج دنیا بھر میں حالات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ پوری دنیا ایک عالمی گاؤں یا شہر کے دائرے میں مستحکم چلی جا رہی ہے۔ لہذا سوچ و فکر کے زاویے اور انداز بھی اس انقلابی تبدیلی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس تبدیلی نے مختلف ادیان و مذاہب کے پیروکاروں اور مختلف النوع تہذیبوں سے گہری وابستگی اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے افراد کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا ہے۔ انٹاریشن جیگانوٹی کی تیز رفتار ترقی نے اقتصاد عالم کی سب دوریاں اور نوع بشر کے مابین حائل بھی قائلے تقریباً مٹا ڈالے ہیں۔ اور یہی کسی کسر بھی آئندہ ایک دو مشروں میں نکل جانے کے امکانات قوی تر ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں نوع بشر کے درمیان کشیدگی بڑھانے اور نفرتوں کو بے پیر فروغ دینے کے مضمر اثرات اور بے قابو خطرات سے ہر ذی انجم و شعور پوری طرف سے آگاہ ہے۔ یہی کچھ وجوہات ہیں کہ پیش میں دو وراندیش اہل دانش کی طرف سے آج مختلف ادیان و مذاہب اور مختلف تہذیبوں کے درمیان مکالمہ کی راہیں ہموار کرنے پر خصوصی اور بڑی شدت سے زور دیا جا رہا ہے۔ شانہ ہی کوئی کچھ دار شخص اس چیز کی اہمیت و افادیت کا منکر ہوگا۔

ان حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مناکحت آج کے ہر انسانی معاشرے کا وہ طاقتور ترین عنصر ہے جو خاندانی میکانزم کی تشکیل کرتا ہے۔ اس انسانی رشتے کو اگر راست بنیادوں پر استوار کیا جاسکے تو یہ دو قبیلوں اور گروہوں یا خاندانوں کے درمیان ایک دوسرے پر اعتماد و تعاون اور امداد یا بھی کیلئے ایسی مستحکم بنیادیں مہیا کرنے کی پوری استعداد و صلاحیت رکھتا ہے جو وقتاً فوقتاً بھرانے والی ناگوارت کی لہروں سے کبھی حیرتزل نہیں ہوتیں۔ آنے والے دنوں میں مختلف ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اس نوع کے تعلق اور مناکحت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کسی بھی صورت رو نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ مسلم اہل دانش اور اصحابِ بسیرت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وقت کی ان کرنوں پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے ممکنہ طور پر کل پیش آنے والے معاملات و مسائل پر گہرے غور و خوض کے ساتھ آج ہی مناسب تیاری کر رکھیں۔ بقول اقبال۔

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا

یہ ایک حقیقت ہے کہ افراد انسانی پر ان کے خاندان یا قبیلے کا طاقتور میکانزم اپنے گہرے اور